یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No. 352

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۳ — نمبر ۲۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ سے

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۱۲

غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ

۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

اللہ والوں سے ۔ عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۷ء

[illegible]

اجتہاد اور تقلید

گذشتہ سے پیوستہ

۲۲ مارچ کے پرچہ میں ہم نے اس مضمون کو یہاں تک پہونچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے الفاظ کی جو تقسیمات کی ہیں اُن میں سے تین کو ختم کیا تھا اور چوتھی تقسیم کے بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا جسکا آج ایفا کرتے ہیں۔

شروع مضمون میں ہم نے دعویٰ کیا تھا کہ علم فقہ یا فقہی مسائل تین قسم پر ہیں ایک تو قرآن و حدیث بطریق دلالات مستنبط۔ دوئم بطریق قیاسات سوئم محض اقوال الرجال۔ جماعت اہلحدیث ان تینوں کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ وہی برتاؤ سلف سے خلف تک سب علماء کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا یہ محض بہتان ہے کہ اہلحدیث علم فقہ سے منکر ہیں ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں کہ اہلحدیث کے سوا اور علماء دیگر علماء نہ کہ جہلاء سب فقہ کو مانتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے نہ اہلحدیث فقہ کے تمام اقسام سے منکر ہیں نہ دیگر علماء تمام اقسام فقہ کو تسلیم کرتے ہیں غالباً ہماری اس بحث کا موضوع ابتک اچھا واضح ہو گیا ہوگا۔ اسلئے توقع ہے کہ ہمارا آئندہ مضمون ناظرین کے بخوبی ذہن نشین ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ مضمون میں جہاں یہ امر واضح ہو کہ اہلحدیث کل مسائل فقہیہ سے منکر نہیں بلکہ اسی قدر جتنے سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مستخرج نہ ہوں اور محض اقوال الرجال ہوں اسی طرح یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہمارے مقلدین بھائیوں کا یہ دعویٰ کہ تمام فقہ قرآن و حدیث سے نکلی ہے قابل تسلیم نہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

فقہ قسم اوّل یعنی وہ احکام جو قرآن و حدیث سے بطریق دلالات نکالے گئے ان کیلئے علماء اصول نے مندرجہ ذیل تقسیم اور تقریر کی ہے۔ نور الانوار میں ہے۔

والرابع في معرفة وجوه الوقوف على المراد الخ التقسيم الرابع في معرفة طرق وقوف المجتهد على مراد النظم وهو وان كان في الظاهر من صفات المجتهد لكنه يؤل الى حال المعنى في بواسطته الى اللفظ ولذا قيل ان هذا التقسيم

چوتھی تقسیم مراد متکلم کے سمجھنے سے متعلق ہے اور یہ تقسیم مجتہد کی صفات سے ہے یعنی اس کے استعمال کرنے کا نام

للمعنی دون اللفظ وھی اربعۃ ایضا الاستدلال بعبارۃ النص وباشارتہ وبدلالتہ وباقتضائہ لان المستدل ان استدل بالنظم فان کان مسوقا فھو عبارۃ النص والا فاشارۃ النص وان لم یستدل بالنظم بل بالمعنی فان کان مفھوما منہ بحسب اللغۃ فھو دلالۃ النص والا فان توقف علیہ صحۃ النظم شرعا او عقلا فھو اقتضاء النص

نور الانوار صفحہ ١٣

اجتہاد بھی اس لیے بھی چار قسمیں ہیں اول استدلال عبارت النص سے ۔ دوئم استدلال اشارت النص سے ۔ سوئم استدلال دلالۃ النص سے ۔ چہارم استدلال اقتضاء النص سے

عبارت ہذا کا مطلب سمجھانے کے لئے ہم ایک تمہید بتلاتے ہیں ہر کلام میں ایک مضمون تو اصلی ہوتا ہے جو متکلم کا اصل مطلب ہوا کرتا ہے اور ایک اُس کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے مگر متکلم کی اصل غرض اور مقصود وہ نہیں ہوتا لیکن اُس سے انکار بھی نہیں ہوتا ۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کلام کرتا ہوا یہ کہے کہ میں تمہارے پاس آیا جب تم کھانا کھا رہے تھو" تو اس کلام میں آنے کا ذکر تو مقصود اصل ہے لیکن اُس کے کھانے کا ذکر غیر مقصود ہے مگر ثابت اسی کلام سے ہے ایسا کہ اگر کوئی شخص اسی کلام سے استدلال کر کے اُس کے کھانے کا ثبوت دے تو متکلم کو انکار نہ ہوگا پس اس کلام سے دو مطالب کا ثبوت ہو سکتا ہے ایک تو متکلم کے آنے کا ۔ دوئم مخاطب کے کھانا کھانے کا ۔ پہلے کو عبارت النص کہتے ہیں دوسرے کو اشارت النص ۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے ۔ کہ

اما الاستدلال بعبارۃ النص فھو العمل بظاھر ما سیق الکلام لہ واما الاستدلال باشارۃ النص فھو العمل بما ثبت بنظمہ لغۃ لکنہ غیر مقصود

جس غرض کے لئے کلام کی روانگی ہو ۔ یعنی جو مقصود اصل ہو اُس سے استدلال کرنا عبارت النص کا استدلال ہے اور جو الفاظ کلام کے ترجمے سے ثابت ہو مگر مقصود اصلی کلام سے وہ نہ ہو ۔ وہ اشارت النص ہے ۔

حسامی میں ہے ۔ کہ ۔

الاستدلال بعبارۃ النص ما سیق الکلام لہ واریدبہ قصدا والاشارۃ ما ثبت بالنظم مثل الاول الا انہ ما سیق الکلام لہ

ترجمہ اسکا بھی مثل اول کے ہے اسی طرح تمام کتب اصول میں ہے اب ہم اس کی ایک اور مثال دیتے ہیں جو صاحب نور الانوار نے خود دی ہے کما راے

انسان انسانا بقصد نظرہ ومع ذلک یرے من کان عن یمینہ وشمالہ بموق عینہ من غیر التفات وقصد فالاول بمنزلۃ العبارت والثانی بمنزلۃ الاشارۃ ۔ یعنی کوئی انسان جب کسی دوسرے انسان کو دیکھتا ہے تو آنکھ کے گوشہ سے دائیں بائیں بھی اُسکو کچھ کچھ نظر آتا ہے مگر اُنکا دیکھنا مقصود اصل نہیں ہوتا پس پہلی چیز تو بمنزلہ عبارت کے ہے دوسری بمنزلہ اشارت کے ۔

اب تو غالباً ناواقف ناظرین بھی اس مطلب کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ ہر ایک کلام میں اس قسم کے مراتب ہوتے ہیں اب سنئے ! اس کی شرعی ایک مثال جو صاحب نور الانوار نے دی ہے ۔ کقولہ تعالی وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ ۔ اس آیت میں حکم ہے کہ بچوں کی ماؤں کا نان نفقہ باپ کے ذمہ ہے ۔ یہ حکم تو عبارت النص سے ثابت ہے مگر اولاد کا باپ کی نسل سے ہونا بھی اشارت النص سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ باپ کو مولود لہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے ۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے سیق لاثبات النفقۃ وفیہ اشارۃ الی ان النسب الی الاباء یعنی آیت کا سیاق (روانگی) تو نفقہ کے وجوب ثابت کرنے کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ نسب باپ کی ہے ۔

صاحب حسامی نے اس کی مثال یہ دی ہے ۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ الایۃ سیق الکلام لبیان ایجاب سہم من الغنیمۃ وفیہ اشارۃ الی زوال الاملاک الی الکفار ۔ یعنی اس آیت میں اصل حکم تو فقراء مہاجرین کو غنیمت کے مال سے حصہ دینے کا ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ اُن مہاجرین کے مال جو اُن کے اصلی وطنوں میں تھے جنکو چھوڑ کر وہ مدینہ طیبہ میں آئے تھے اُنکی ملکیت سے نکل کر کفار کی ملک میں چلے گئے ۔ اسی لئے تو اُنکو فقیر کہا گیا ۔

اثبات احکام کے لئے عبارت اور اشارت دونوں کا درجہ برابر ہے ۔ مگر اصل میں اول اور دوئم کی نسبت ہے ۔ اس فرق کا نتیجہ اُس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ان دونوں میں تعارض ہو مثلاً ایک حکم ایسا ہے کہ کسی کلام کی عبارت النص سے ثابت ہوتا ہے مگر کسی دوسرے کلام کی اشارت اُس کے خلاف معلوم ہوتی ہے تو ایسی اشارت النص کو عبارت النص کے مقابلہ پر مغلوب اور مرجوح سمجھا جائیگا چنانچہ نور الانوار میں ہے وھما سواء فی ایجاب الحکم الا ان الاول احق عند التعارض ۔

تیسری قسم دلالۃ النص ہے جسکی تعریف نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

ahmadimuslim.de

اما الثابت بدلالۃ النص فما ثبت بمعنی النص لغۃً یعنی دلالت النص سے بھی جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ نص کے معنے سے لغۃً ثابت ہوتا ہے۔ مثال اس کی صاحب نورالانوار وغیرہ نے یہ دی کالنھی عن التافیف یوقف بہ علی حرمۃ الضرب یعنی قرآن شریف میں جو والدین کی خدمت کرتے کرتے اُن کے سامنے اُف (ہائے) کہنے سے منع آیا ہے یہ ممانعت تو عبارت النص ہوئی مگر اس سے والدین کو مارنے کی ممانعت بھی جو سمجھی جاتی ہے وہ دلالت النص ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو ایسا حکم دیا جاتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس سے بالاتر بے ادبی بطریق اولیٰ منع ہے مثلاً کوئی طبیب کسی بیمار کو پرہیز بتلا دے کہ تمہارا معدہ کمزور ہے روٹی مت کھانا تو اس کلام سے روٹی کی ممانعت تو عبارت النص ہے لیکن اسی سے جو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حلوا اور مٹھائی بھی نہ چبانا یہ دلالت النص ہے اور عرف عام میں ایسے مواقع پر جیسے عبارت النص پر عمل ہوتا ہے دلالت النص پر بھی برابر ہوتا ہے اسلئے احکام شرعیہ میں بھی اسکا لحاظ ہے مگر جدید بھی نہ تھرڈ پرسن دتمیلر نمبر ہے۔

چوتھی قسم۔ اس تقسیم کی اقتضاء النص ہے یعنی وہ حکم جو الفاظ میں تو نہیں ہوتا مگر جو حکم الفاظ میں ہے اُسپر عمل کرنا اسپر موقوف ہے چنانچہ نورالانوار میں ہے اما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل النص الا بشرط تقدمہ یعنی اقتضاء النص سے ثابت شدہ امر ہے جو نص پر عمل کرنا اُسپر موقوف ہو یعنی جو حکم صریح الفاظ میں آیا ہو اُسپر عمل کرنا اسپر موقوف ہے۔ اس کی مثال تو صاحب نورالانوار کے الفاظ میں یہ ہے مثال الامر بالتکفیر مقتض للملک یعنی اللہ نے جو کفارات میں فرمایا ہے غلام آزاد کرو یہ تو ہے عبارت النص لیکن اس پر عمل کرنا موقوف ہے اسبات پر کہ وہ غلام ہمارے ملک میں ہوں کیونکہ دوسرے کے غلام کو کیسے آزاد کر سکیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ غلام کو اپنے ملک میں لاؤ پھر آزاد کرو۔ یہ حکم ملک میں لانے کا اقتضاء النص ہے۔ وضاحت کے لئے ایک مثال ہم ہی دیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے ماتحت کو حکم دے۔ کہ ہماری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا حکم دے کہ رمضان کی افطاری دودھ سے کرا دو۔ تو اس حکم کے یہ معنے ہیں کہ کھانا اور دودھ خرید دو اور مسکینوں کو کھلاؤ اور روزہ داروں کے روزے افطار کراؤ۔

یہ حکم جو ثابت ہوا کہ کھانا اور دودھ خرید دو۔ یہ الفاظ تو نہیں ہیں مگر عرف عام میں ہر ایک سننے والا اس کلام کے معنے سمجھتا ہے۔

یہی طریق قرآن و حدیث میں برتا جاتا ہے کہ کبھی تو احکام عبارت النص سے بتلائے جاتے ہیں کبھی اشارت سے۔ کبھی دلالت سے۔ کبھی اقتضاء سے اسی برتاؤ کے سمجھانے کو فقہاء اور علماء اصول نے قواعد مرتب کئے ہیں جنکا نام ہے **اصول فقہ** ایسے احکام کا نام ہم نے اپنی اصطلاح میں فقہ قسم اوّل رکھا ہے۔

نتیجہ } اس تمام بحث اور تفصیل کا یہ ہے کہ اہلحدیث کی جماعت اس قسم کی فقہ سے نہ تو انکاری ہے نہ انکو اس انکار کی ضرورت ہے۔ ایسے احکام فقہیہ سے انکار کرنا مجنونوں کا کام ہے اور اہلحدیث کو ان سے منکر ٹھیرانا مخبوط الحواس یا بے سمجھوں کا۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ ہمارے بھائی ایسی کتابیں پڑھنے میں وقت تو بہت لگاتے ہیں اسی سبب سے جماعت اہلحدیث کو بے علم اور جاہل اور غیر ثقہ کہتے ہیں مگر افسوس صد افسوس ہے کہ انکو ان کتابوں کے الفاظ ہی سے کچھ دلبستگی ہے معنوں سے تعلق نہیں۔ نہ ان قواعد کو وہ استعمال کرتے ہیں نہ ان کو استعمال کرنا جائز جانتے ہیں اسی بنا پر کہتے ہیں کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے بھی آجکل کون مجتہد ہو سکتا ہے۔ وہ زمانہ گیا۔ جبکہ فلاں فلاں امام بھی مجتہد مطلق نہ ہوئے تو پھر کسی کی کیا مجال ہے؟ کیسی طفلانہ باتیں ہیں نہیں معلوم درجہ اجتہاد ان حضرات کے نزدیک کوئی پیغمبری مرتبہ ہے جو محض وہبی ہے جسکی بابت ارشاد ہے اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (خدا رسالت کے لائق کو خوب جانتا ہے) بھلا اگر ایسا ہوتا تو اسکی قواعد ضوابط کیوں کتابوں میں لکھے ہوتے کیا پیغمبری اور رسالت کے قواعد بھی کسی کتاب میں لکھے ہیں کہ یہ یہ کام کرنے سے آدمی پیغمبر ہو سکتا ہے سخت افسوس ہے کہ ہمارے بھائی اپنے علم سے کام نہیں لیتے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ذرہ تفصیل سے لکھیں گے انشاءاللہ۔ (باقی باقی)

آریوں کے پنچ تت

آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب برا[ہین] ... مسلمانوں کے فرقوں کا شمار نہایت حقارت اور تمسخر سے کیا ہے۔ آج

یہ تو ہوا چار تتوں کا ثبوت - اب لیجئے پانچویں تت کا بھی ثبوت - ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ۲۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں :-

مہاشے دھرم پال جی کا الٹی میٹم

مجبور ہو کر - دکھی ہو کر - مایوس ہو کر - پریشان ہو کر اب مہاشے دھرم پال جی نے آیندہ میں اپنا الٹی میٹم شایع کر دیا ہے - ہمارے ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ مسٹر دھرمپال کو ہمیشہ سے شدھی کا خیال رہا ہے اور عرصہ تک آریہ گزٹ کے کالموں میں ان کے آرٹیکل اس خاص مضمون کی بابت چھپتے رہے ہیں - وہ چاہتے تھے آریہ سماج اس ضروری کام کی طرف رجوع ہو مگر یا تو سماج اس قدر کام کر رہا ہے کہ اس سے اس کو دم مارنے کی فرصت نہیں - یا شدھی کے مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جاتا - نتیجہ یہ ہوا کہ انکی تحریک کا عملی اثر محسوس صورت نہ اختیار کر سکا - انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اس معاملہ میں خط و کتابت کی اور اس دفعہ اپنی آخری تحریر کے ذریعہ صاف لفظوں میں اعلان دیدیا کہ اگر ماہ مئی ۱۹۱۸ء تک ان کو کوئی جواب نہ ملا تو ان کو حق ہوگا کہ اپنے ہمخیال اصحاب کو لیکر آزادانہ اس کام کو شروع کر دیں " (۲۱ مارچ صفحہ ۸)

ایڈیٹر آریہ گزٹ نے جو پہلے چار تتوں کی بابت افسوس کیا ہے - ہم بھی ان کے اس افسوس میں شریک ہیں کہ پھوٹ سے بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے مسلمان بھائیوں کو شرم دلاتے ہیں کہ تم بھی آریوں کا مقابلہ کر سکتے ہو جو باوجود چھوٹی سی جماعت اور پانچ فرقوں پر منقسم ہونے کے سب کام برابر کئے جاتے ہیں لیکن تم ہو کہ تمہارا کوئی کام بھی ٹھیک نہیں مانا کہ مذہب اسلام کسی مخالف سے نہیں دب سکتا - لیکن اس کے برتنے والے تو ہم ہی ہیں پس کوشش کرو اور اسلامی اخوت کا لحاظ رکھو اور رشتہ الٰہی کو نہ توڑو ورنہ تم خود ٹوٹ جاؤ گے -

صوفیوں کی پاک دلی اور پیروں کے مزار

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

تم نے اکثر مزارات دیکھے ہیں قوالوں کے راگ، رنگ ڈھولک مرذنگ کی

وہ زندہ ہوتا تو ہم انکو آریوں کے پنچ تت ملاحظہ کراتے پنچ تت کیسے ان پنچ تتوں کی کیفیت ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریوں ہی کے الفاظ میں سناتے ہیں - مگر اتنا بتلا دیتے ہیں کہ پنچ تت سے مراد ہماری پنچ فرقے ہیں - آج تک تو یہ مشہور تھا کہ آریوں کے دو فرقے ہیں یعنی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی - مگر آج ہمارے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ تقسیم بہت پرانی ہو اس ترقی کے زمانہ میں ممکن نہ تھا کہ آریہ سماج جیسی جوشیلی پارٹی اسی پرانی حد پر رہتی جسپر آج سے کئی سال پہلے تھی -

ان پنچ فرقوں کے نام یہ ہیں :-

(۱) ہنسراج پارٹی - (۲) منشی رام پارٹی - (۳) رلا رام پارٹی - (۴) رام بھجدت پارٹی - (۵) دھرمپال پارٹی -

اس تمہید کے بعد آریہ گزٹ کا بیان سنئیے ! ایڈیٹر آریہ گزٹ منشی رام جی جالندھری کو کوستا ہوا لکھتا ہے :-

"مہاتما منشی رام جی نے دیکھتے دیکھتے سماج کے چار حصے کر دئے - ایک تو کالج پارٹی ہے جس کو انہوں نے زبردستی جان بوجھ کر ماس پارٹی کا خطاب دے رکھا ہے - تاکہ وہ عوام میں بدنام ہو جاوے جس مبارک کام کو اس نے ہاتھ میں لے رکھا ہے اس کے کاز کو نقصان پہنچے - دوسری پارٹی لالہ رلا رام صاحب کی ہے جسکا ہیڈکوارٹر گوجرانوالہ میں ہے - تیسری پنڈت رام بھجدت چودھری کی ہے جن کے گلے کے نیچے نفاق کی زہر اتارنے کی کوشش کی گئی تھی - مگر وہ سخت جان نکلے - اور ہندو مہاسبھا بنانے کی دھن میں لگ گئے - ابھی تک لالہ منشی رام صاحب کی خلاف بخش تحصال ہے ان صاحبان کی پارٹیوں کے لئے غالباً کوئی غلط فہمی پھیلانے والے لفظ نہیں گھڑے گئے چوتھی خود انکی اپنی جماعت ہے جو مہاتما کہلاتی ہے جنکو پنجاب کے آریہ سماج کی تواریخ معلوم ہے وہ جانتے ہونگے - مہاتما منشی رام صاحب کس حد تک اس نفاق کے پیدا کرنے اور اس کے سرسبز رکھنے میں مختلف تدابیر سے کام لیتے رہے ہیں - اگر ایک متحد مگر کمزور جماعت کے چار حصے کر دئے جائیں - تو اس میں شک نہیں انکی حالت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے - مگر افسوس یہ ہے - مہاتما جی کو ذرا بھی آریہ سماج پر رحم نہیں "

(آریہ گزٹ لاہور ۷ مارچ صفحہ ۷ کالم اول)

پیارے نبی کے پیارے صحابہ کے حالات - [illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر

ہمارے کرشمہ ہمیں یاد ہیں۔ اہل تصوف کے حال قال کا نقشہ خوب دیکھا ہے۔ عرسوں میں قبروں کو نوعروس بنانے کا تماشہ ہماری آنکھوں میں بس رہا ہے۔ قوالوں کی سریلی صداؤں اور ڈھولکی کے تانوں سے ہمارے کان خوب ہی آشنا ہو چکے ہیں۔ کبھی ہم ان جلسوں میں بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے تھے ان میں شریک ہونا داخل عبادت سمجھتے تھے۔ ان کے مخالفین کو منکر ولایت جانتے تھے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم ان کی قباحتوں سے واقف بھی نہ تھے۔ مگر اے قادر کریم تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے فضل و کرم سے ہمکو وہ سیدھی راہ دکھائی جسکا نام صراط المستقیم ہے اور اس راہ کا پتہ دیدیا جو تیرے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ ہے۔ میں اس گمراہی کے اژدھے دہن میں غوطہ کھا رہا تھا۔ کہ ایک خضر نے ہاتھ پکڑ لیا۔ میں اس گمراہی کے بھنور میں پھنسا تھا۔ کہ چھوٹنے کی امید بھی نہ تھی۔ اسی خضر صورت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کنارہ پر لگا دیا۔ اس شفیق معلم نے قرآن پاک کی آیات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے آثار۔ ائمہ محدثین۔ فقہا مجتہدین کے اقوال دکھا دئے اور عقلی دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ مذہب باطل ہے اور سیدھی راہ وہی ہے جس پر اہلحدیث کا عمل ہے اس نے صرف یہی نہ کیا کہ عقلی و نقلی دلائل سے اہل بدعت کا بطلان کیا ہو بلکہ اس نے یہ بھی کیا کہ مجھ کو عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے کرا دئے۔ گو وہ خود ان تمام فضولیات سے ایسا بیزار تھا۔ کہ اُسے ان لغویات کا دیکھنا بھی ناگوار تھا۔ مگر مجھ کو دکھانے کیلئے وہ اپنے ہمراہ لے گیا۔ گو میں پہلے بھی ایسے تماشہ دیکھ چکا تھا۔ مگر اب اس شفیق معلم کی ہمراہی میں میں نے سمجھ لیا کہ واقعی یہ کام اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور مجھے اس طرح اس نے دکھایا کہ لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا۔ بزرگوں کے مزاروں پر عرسوں میں جو دھوم دھام ہوتی ہے اُسے کون نہیں جانتا۔ زیادہ تر قابل لطف وہ نظارہ ہے جبکہ گوئیوں کی آوازوں اور ڈھولکی کے تالوں اور جھینکیوں اور تالیوں کی صداؤں سے مدعیان ولایت کو حال آتا ہے۔ بس کیا کہنا ہے راگ میں رنگ۔ اور رنگ میں بھنگ کچھ نہ پوچھو۔ وہ ادن مشائخ اور پیرزادوں کا وجد میں آکر ناچنا۔ ان لمبی لمبی داڑھیوں کی جنبش۔ حق ہو کے نعرے۔ اللہ اللہ کے شور۔ کیا کہنا ہے۔ اگر کوئی معترض ہوا کہ راگ باجہ تو شریعت اسلام میں حرام ہے تو اُس کا جواب صاف لفظوں میں دیدیا جاتا ہے کہ شریعت اسلام اور چیز ہے حقیقت اور شئے۔ شریعت تو ارباب ظاہر کی راہ ہے۔ یہ طریقت صاحبان باطن کا طریقہ ہے۔ شریعت اسلام غیر مقلدین سے مختص ہے اُس کے عامل وہابی ہیں اور یہ راہ عرفان حنفی۔ قادری چشتی وغیرہ پاک دلوں کی راہ ہے۔ بس یہ ڈل قافیہ سن لیجئے اور کچھ نہیں۔ ابھی کیا آپ نے نہیں سنا کہ ایک عارف ناچ گانے کے عاشق کا یہی راگ رنگ میں وصال ہو گیا ؎

آہی پھیکشوں کو نشہ سی ہی مے ہی تہ آ ٭ کیا گھڑے تو جیب آپ مگر جاتا رہا

کہئے صاحب یہ۔ رنگ رلیاں ان پاک دلوں کی پاکدلی میں تو کچھ خلل نہیں کرتیں؟ ہرگز نہیں کچھ رنڈیوں کا ناچ تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو قوالوں کی قوالی اور پیرزادوں کا ناچ ہے لیکن خیریت سے یہ صوفی ایسے پاک دل ہیں کہ ان کے سامنے اگر رنڈیاں بھی ناچیں اور یہ انکا ناچ بھی دیکھیں تو بھی انکی پاکدلی میں کچھ کمی نہ ہو بلکہ اور بھی بڑھ جائے۔ دور نہ جائیے لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا شاہ کا مزار دیکھ لیجئے۔ ہر نوچندی کو وہ دھوم دھام اور اس قدر اژدہام کہ خدا کی پناہ۔ ہم بھی پہونچے۔ مجاور مزے لوٹ رہے تھے۔ چڑھاوے چڑھ رہے تھے۔ خوش عقیدہ حنفی ناک رگڑ رہے تھے۔ منتیں مان رہے تھے۔ وسیلہ چاہ رہے تھے۔ استعانت در کار تھی۔ چند صوفی با دب ہو حق میں مشغول تھے۔ ایک طرف مزار کے سامنے مخنث ناچ رہے تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ دوسری جانب مزار کے متصل کسبیاں جمع ہو رہی تھیں۔ اُن سب کے گانے بجانے سے جو اس مزار کی عزت افزائی ہو رہی تھی اُسکا لطف تو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے مگر اسی ہمہ نو عنوان یہ صوفیوں کی پاکدلی کا قطعی ثبوت ملجاتا ہے اور دیکھنے والوں کو یہ کہدینا پڑتا ہے کہ یہ صوفی بڑے پاک دل ہوتے ہیں مگر ہم تو اس شعر کو پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ؎

بڑی پاک طینت بڑی پاک باطن ٭ ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں۔

(خاکسار محمد عمر کانپوری)

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چہار جلد قیمت عہ

تفسیر ثنائی [illegible]

چین کے مسلمان

عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ پیکن (دارالخلافہ چین) کا ایک نامور مسلمان عالم جو مفتی عبدالرحمان کے نام سے موسوم ہے قسطنطنیہ میں اس غرض سے وارد ہوا ہے کہ چند بیش بہا تحفے مسلمانان چین کی طرف سے سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کرے۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے مفتی موصوف سے ملاقات کر کے چین کے مسلمانوں کے دلچسپ حالات معلوم کئے ہیں۔ ہندوستان کے مولویوں کی طرح یہ عالم بھی عربی زبان میں بامحاورہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اُس نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں کہ حج کے ارادہ سے اپنے وطن سے نکلا ہوں نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چین میں مسلمانوں کا تعلق دیگر اہل مذہب کے ساتھ عمدہ ہے۔ کچھ روز ہوئے کہ پروٹسٹنٹ پادریوں سے مسلمانوں کو کچھ رنجش ہو گئی تھی۔ مگر اب دونوں گروہوں میں کوئی ناچاقی نہیں ہے۔ نامہ نگار کے دیگر سوالات کے جواب میں کہا کہ چینی مسلمان طلبا جن علوم کی تعلیم عام طور پر پاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ عربی صرف ونحو۔ تفسیر القرآن۔ تصوف۔ فقہ حنفی۔ علم ادب۔ عموماً ان طالب علموں کو مسجدوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور ہر مسجد میں تقریباً (۱۵) طلبا ہوتے ہیں۔ مسجدوں کے منتظموں کی طرف سے ان طلبا کو ہر قسم کے اخراجات دیئے جاتے ہیں۔ جو مسلمان نوجوان چینی گورنمنٹ کے محکموں میں ملازمت کرنی چاہتے ہیں وہ سرکاری مدارس میں داخل ہوتے ہیں اور دنیوی تعلیم کی تعلیم پاتے ہیں۔ حال میں مسلمانوں نے ارادہ کیا ہے کہ اس سال کچھ طلبا جاپان کو تعلیم کیلئے بھیجے جائیں۔

چینی گورنمنٹ اپنی مسلمان رعایا پر بہت مہربان ہے۔ اُن کے حقوق کا اچھی طرح لحاظ کیا جاتا ہے۔ چینی حکام کا برتاؤ بھی مسلمانوں کے ساتھ نہایت عمدہ ہے۔ تقریباً ہر محکمہ میں مسلمان ملازم ہیں۔ بہت سے فوجی افسر اور وزیر مسلمان ہیں۔ دارالخلافہ پیکن میں بڑے بڑے معزز مسلمان ہیں جو شہنشاہ چین کے دربار میں خاص عہدہ پر ممتاز ہیں۔ نیز دس سال سے درباری طبیبوں کا افسر ایک نامور مسلمان طبیب ہے چار مسلمان طبیب ہیں جو دارالخلافہ چین کے سب سے اعلیٰ درجہ کے طبیب شمار کئے جاتے ہیں۔

چین کے مسلمانوں کا اندازہ مردم شماری کے لحاظ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ بارہ باشندوں میں ایک باشندہ مسلمان ہے۔ مجموعی تعداد مسلمانوں کی ۴۲ ملین یعنی ۴ کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ مسلمانان چین عام طور سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کا مصرف یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس اور مساجد کا انتظام اس روپیہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ نیز علما اور مشائخ کو بھی اس روپیہ سے ماہوار وظیفے دیئے جاتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان چین افیون کا استعمال نہیں کرتے۔ حالانکہ چین کے عام باشندے کثرت سے افیون کا استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ مسلمان نہ حقہ پیتے ہیں۔ نہ مسکرات کے عادی ہیں۔ مسلمان والدین نو برس کی عمر سے اپنے بچوں کو نماز کا خوگر کرتے ہیں۔ رمضان میں تمام مسلمان روزے رکھتے ہیں اور ایسا کوئی مسلمان نظر نہیں آتا جو روزہ دار نہ ہو۔

مسجد میں ہر جمعہ کو خطبہ عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے خطبہ کے آخر میں سلطان البرین وخاقان البحرین کے نام سے دعا کی جاتی ہے۔ مگر سلطان کا نام نہیں لیا جاتا۔ بعض مسلمان چینی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند ہی روز میں وہ عورتیں مسلمان ہو جاتی ہیں مجھے کوئی مثال ایسی معلوم نہیں ہے کہ کسی مسلمان عورت کی شادی کسی چینی مرد کے ساتھ ہوئی ہو۔ چینی مسلمانوں میں تعدد ازدواج کی مثالیں بھی شاذ و نادر دکھائی دیتی ہیں۔ عام طور پر نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جاتا ہے۔ جسکی مقدار ایک پونڈ سے تین پونڈ تک ہوتی ہے یعنی جیسی حیثیت کسی مسلمان مرد کی ہوتی ہے ویسا ہی مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کے علاوہ دولہا کی طرف سے تانبے یا چاندی یا سونے کے دو کنگن بھی دلہن کو دئے جاتے ہیں چینی مسلمانوں کی پوشاک تقریباً وہی ہوتی ہے جو عام چینیوں کی ہے۔ مگر اُن کی صفائی اور خوش سلیقگی مشہور ہے۔ تجارت میں خاصکر مسلمانوں کی شہرت ہے۔ بعض عمدہ پیشے صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور انکے سوا کوئی چینی اُن میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ وہ دلیری اور شجاعت میں بھی خاص شہرت رکھتے ہیں اور تمام چین کے باشندے اُن کو نہایت عزت اور وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ چینی رہزنوں نے مسلمانوں کے قافلے لوٹ لئے۔ مگر جب اُن کو قافلہ والوں کا مسلمان ہونا معلوم

ahmadiyya muslim.de

ہوا تو انہوں نے سارا مال واپس کر دیا اور نہایت ندامت اور شرمندگی کے ساتھ عذر کیا۔

مفتی پیکن نے یہ حالات مسلمانان چین کے جو بیان کئے ہیں ان کو معلوم کر کے ہندوستان کے مسلمانوں کو خوشی بھی ہوگی اور رنج بھی۔ خوشی تو اسلئے کہ مسلمانان چین کے اخلاق نہایت عمدہ ہیں۔ وہ عام چینیوں کی طرح سے مسکرات کے عادی نہیں ہیں۔ مذہب کے پابند ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صنعت تجارت اور ملازمت کے صیغوں میں نامور ہیں اور رنج اس بات سے ہوگا کہ تعلیم کے لحاظ سے اُن کی حالت تنزل کی ہے۔ وہی قدیم تعلیم جو ہندوستان کے عربی مدارس میں دیجاتی ہے۔ وہاں بھی اسی کا سلسلہ جاری ہے۔ علوم جدیدہ کیطرف انہوں نے اب تک قدم نہیں بڑھایا اور زمانہ حال کی روشنی اُن کے دماغوں میں اب تک نہیں پہونچی۔ کاش اُن مسلمانوں میں بھی کوئی سرسید جیسا اولوالعزم مصلح پیدا ہو اور انکی حالت میں عمدہ انقلاب پیدا کر دے۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایڈیٹر اہل فقہ کی متعلق میری مختصر سی رائے

اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ ایڈیٹر اہل فقہ نصرت مذہب کے جوش غصہ میں محدثین کو بُرا بھلا کہہ جاتا ہے لیکن میرے فہم ناقص میں یہ کام کی بات نہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ بات کا جواب دے نہ کہ بھانڈوں اور ہیجڑوں کی طرح کام کی بات چھوڑ کر بے ضرورت گفتگو شروع کر دے۔

ابو تراب محمد عبد الرحمان گیلانی ضلع مونگیر

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

گذشتہ سے پیوستہ

عشرہ خشک سالی میں دعاء استسقاء مخصوص ہے

جس میں بارانِ طلبی کے لفظ وارد ہیں۔ کسی خاص قوم کے لئے دعا یا اسپر بد دعا کرنا مناسب موقعہ الفاظ میں آیا ہے لیکن وبا کے لئے نہ حضرت سے دعائے قنوت فریضہ کا ثبوت ہے نہ کوئی الفاظ ماثور ہوئے ہیں حالانکہ جب مدینہ گئے وہاں اس قدر وبا تھی کہ ایسی کہیں دنیا میں نہ تھی، قنوت وتر جو امام حسن رضی اللہ عنہ نے تعلیم نبوی سے بیان کی اور نیز روایتوں میں ماسوا وتر کے بھی آئی ہے وہ اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت الخ ہے۔

(۹) سہو امام کے وقت مقتدی صرف سبحان اللہ کہیں پھر اگر امام ابھی طرف متوجہ ہو جائے (جو کہ اسکو جائز ہے) تو اسے حسب مقصد ہاتھ سے بھی اشارہ کر سکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر رضی اللہ کو اس طرح کا اشارہ کرنا ثابت ہے۔ عورتوں کو صرف تالی مارنے کی اجازت ہے۔

(۱۰) اقامت کہنے والے کے لئے کسی جانب کی تخصیص نہیں ہے ہاں امام سے اسکا قریب ہونا بعض روایتوں سے نکلتا ہے۔

(۱۱) تخمینہ سے نماز پڑھ لیں بعد میں اگر قبلہ اور طرف معلوم ہو تو کوئی مضائقہ نہیں آیت فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ کا شان نزول ترمذی وغیرہ کی حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) اپنے دائیں بائیں سے مقتدیوں کو ہاتھ سے پیچھے کر دے حضرت نے ایسی صورت میں ایسا ہی کیا ہے۔ اگر اس سے معذوری ہو تو خود امام بقدر ضرورت آگے سرک جائے۔ ضرورت کے وقت امام کا پس و پیش ہو جانا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

(۱۳) صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے کہ جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ویسی ہی تم بھی نماز پڑھا کرو۔ بنا بریں امام کی پیروی میں اتنا ہی چاہئے کہ طریق نبوی کی مخالفت نہ لازم آئے۔ رفع یدین دعاؤں کے لئے عموماً اور (ضعیف روایتوں میں) قنوت کے لئے خصوصاً بھی آیا ہے لہذا اسے بدعت نہیں کہہ سکتے۔ قنوت کے لئے تکبیر کہنا مجھے کہیں سے یاد نہیں۔ تیسری رکعت کو اٹھتے ہوئے رفع یدین اور تکبیر دونوں مسنون ہیں۔

(۱۴) جنازہ کی چار تکبیریں زیادہ ثابت و راجح ہیں۔ ۵-۶-۷-۸ بھی آئی ہیں سب روا ہیں۔

(۱۵) ہمارے معظم استاد جناب مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور نمازوں کے قیاس پر جنازہ میں بھی دعائے استفتاح کے پڑھنے کا فتوے دیتے ہیں لیکن جہانتک مجھے معلوم ہے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہی آیا ہے کوئی دعا ثابت نہیں۔ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانے کا سنت ہونا سنن نسائی میں عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے۔

ahmadimuslim.de

(۱۶) جنازہ کی سلام والی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا کے پڑھنے کا اختیار ہے - مگر کسی دعا کی خصوصیت نہیں ہے جو چاہے خواہ پہلی پڑھی ہوئی پھر پڑھ لے (جیسے ایک ہی سورت دو رکعتوں میں مکرر پڑھنی روا ہے) بچی کے لئے یہ دعا پڑھے اللھم اجعلھا لنا سلفا و فرطا و اجرا

(۱۷) تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کی موقوف حدیثیں ہیں ایک دو روایتیں طبرانی و دارقطنی کی مرفوع بھی ہیں مگر ضعیف ہیں اس پر محدثین کا عمل ہے - امام شافعی نے اپنے شہر (مکہ) کے اہل علموں کا بھی اسی پر عمل بتلایا ہے تکبیرات عید میں رفع یدین عبداللہ بن عمر سے ماثور ہے جو سنت کے از حد جویاں تھے اور امام بخاری نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اس پر ایک جماعت محدثین کا تعامل بھی لکھا ہے - میرے فہم ناقص میں عید و جنازہ دونوں کی تکبیرات میں رفع یدین ممنوع و متروک العمل نہیں ہے واللہ اعلم

(۱۸) سنن ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے اپنے ساتھ چمٹا لے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے بوسہ دے؟ فرمایا نہیں! کہا اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں! ایک اور حدیث میں ہے کہ السلام علیکم اور ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ ہر ہر پد میں دس نیکیاں ملتی ہیں - بس سبحان اللہ سنت نبوی ہے جھک کر سلام کرنا اگلے وقتوں میں رائج تھا اب روا نہیں ہے فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے کہ بہتیرے جاہل جو بزرگوں کے سامنے سجود (جھکنا) کرتے ہیں یہ قطعی حرام ہے خواہ رو بقبلہ ہوں یا نہ اور خواہ اللہ کو سجود منظور ہو یا اس سے غافل ہوں - اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ پہلے لوگ انعم صباحا (خوش روز رہو) وغیرہ لفظوں سے سلام کہتے تھے - شریعت نے اس سے منع کر دیا پس بندگی یا گوڈ مارننگ وغیرہ تمام نامسنون تسلیمات کو اسی پر قیاس فرمالیں - ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا بھی یہود و نصاریٰ کا طریق ہے اور ہمیں انکے طریق سے برعکس چلنے کی سخت تاکیدیں حدیث میں آئی ہیں بلکہ اس تشبہ کے سلام سے صریحاً بھی بعض روایتوں میں منع آیا ہے - ہاں نماز میں ہوں یا مسافت دور ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے بھی رد سلام کر سکتے ہیں اور آداب مندرجہ استفسار کی شریعت میں کچھ اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ سب بدعات ہیں جو صرف مخلوق کی رضا خواہی کے لئے کبھی روا

نہیں ہو سکتیں - اگر کوئی غیر مشروع سلام کہے تو اس کے جواب میں اور نیز مرزائیوں کے سلام کے جواب میں بھی وعلیک کہنا چاہئے اور ان اہل ہوی کو ابتدائی سلام نہ کہنا چاہئے کیونکہ سلام اتحاد و محبت بڑھانے کا بڑا ذریعہ ہے اور جو ہم سے یکدل نہیں ہیں ان سے ہمیں بھی یکدل ہونے کی اجازت نہیں ہے - مرزائی لوگوں کا کفر و تفریق بین المؤمنین کچھ محتاج بیان نہیں ہے - اس لئے بانیان مسجد ضرار کی طرح انکی جماعت بندی میں شریک ہونا ہمیں جائز نہیں ہے بعض ناواقف بھائی مرزائیوں کے اہل قبلہ ہونے کا دھوکہ کھایا کرتے ہیں حالانکہ اہل قبلہ (جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں تصریح کی ہے) وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہوں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی ساری عمر طاعات و عبادات پر پابند رہے مگر مثلاً حدوث عالم کا معتقد نہ ہو یا حشر کا انکاری ہو تو وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے یہی مراد ہے کہ جبتک اس میں کوئی کفر کی نشانی نہ پائی جائے تب تک تکفیر نہ کرنی چاہئے - اور بالفرض مرزائیوں کو ہم اہل قبلہ بھی تصور کریں تو بھی خدا و رسول کو ایذا پہونچانے والوں کی امامت کب درست ہے ایک صحابی نے صرف رو بقبلہ تھوک دیا تھا رسول اللہ نے اسے امامت سے معزول کر دیا -

(۱۹) کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا عجمیوں کی رسم ہے اور حدیث میں اس سے صریحاً منع آیا ہے - اس پر قیامت میں مواخذہ ہونے کا خوف ہے - ہاں کسی دینی معزز کی پیشوائی وغیرہ سے عزت افزائی کرنی درست ہے چنانچہ جب بنی قریظہ کے لوگ ایک عرصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاقی رہنے کے بعد سعد بن معاذ کے حکم میں اتارے گئے تو رسول اللہ کے بلا بھیجنے پر سعد گدھے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے جب مسجد کے قریب آئے - تو حضرت نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کو اٹھو - اور مشکوٰۃ میں ایک بیہقی کی اس طرح بھی روایت ہے کہ جب حضرت مسجد سے اٹھتے تو صحابہ آپ کے گھر پہونچنے تک کھڑے رہتے مگر انس کی روایت ہے کہ حضرت وہیں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا آپ اپنی جگہ سے ذرا کھسک گئے اس نے کہا یا رسول اللہ جگہ تو بہتیری ہے فرمایا تمہارے مسلمان کا حق ہے کہ اگلا بھائی کچھ اس کے لئے کھسک جائے - رہا ظلم و جبر کے ڈر سے کھڑے ہونا - سو اس پر معافی کی امید ہے سنن ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

[illegible] - منقول از اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اِس امت کی مجبوری امور سے درگذر فرمائی ہے۔

(۲۰) کھڑے پینے سے ممانعت آئی ہے جسے علماء نے کراہت تنزیہی پر حمل کیا ہے کیونکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقعوں میں کھڑے پینا ثابت ہے نیز سنن ترمذی وغیرہ میں صحابہ سے مروی ہے کہ ہم عہد نبوی میں چلتے پھرتے کھا لیتے اور کھڑے پی لیتے تھے اسی سے جوتہ وغیرہ پہنے ہوئے کھانا پینا بھی ثابت ہوا۔ کھانا کھاتے وقت جوتہ اتارنے کی بھی دارمی پر روایت ہے لیکن اس سے غرض صرف یہ خود شارع نے بیان فرمائی کہ اس میں تمہارے قدموں کی راحت ہے۔ (باقی باقی)

مسئلہ وحدۃ الوجود

از صوفی سید محمد صاحب از پٹیالہ دروازہ سرہندی

جناب ایڈیٹر صاحب اسلام علیک میں دیر سے آپ کے اخبار میں مسئلہ وحدۃ الوجود کا تذکرہ دیکھتا ہوں اور جب سے مجھکو خیال تہا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ہونی چاہئے۔ سابق میں بطریق مناظرہ میں نے چند سوال اپنے رسالہ دین حق نامی میں تحریر کرکے شائع کئے تھے انکا جواب آجتک کسی صاحب نے نہیں دیا۔ بالخصوص مرزا صاحب قادیانی کے ایک خلیفہ نے بڑی کر وفر کے ساتھ ہم سے اُن سوالات کو لیکر مرزا صاحب کے پاس بہیجا اور یہ وعدہ کیا کہ ایک ماہ تک جواب منگا دونگا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں جواب ڈانے پر وہ بیچارہ معرض طعن ہوا اور اس طرف سے اس کی اس حماقت کے اظہار کے لئے اشتہار دئے گئے جنمیں سے بعض سوال کم۔ زیادہ کرکے آنجناب کی خدمت میں ارسال ہیں ان کو اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔

(۱) موافق حدیث کان اللہ ولم یکن معہ شیئا ترجمہ تہا اللہ تعالےٰ اور نہیں تھی اُس کے ساتھ کوئی شے۔ ہر فرقہ اہل اسلام اس امر کا قائل ہے کہ تعدد قدماء محال ہے۔ یعنی حق تعالےٰ کے سوا قدم میں دوسرا وجود نہیں پایا جاتا اور عقلی دلائل بھی اس امر کے شاہد ہیں۔ تہافۃ الفلاسفہ امام غزالی رح ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ لامحدود ہے پس اول سوال ہمارا یہی ہے کہ جب تم مخلوقات کا وجود اللہ تعالےٰ کے وجود سے غیر سمجھتے ہو تو خدا وند عالم تمہارے عقیدہ کے موافق لامحدود کیونکر ہوگا یہی مخلوق کا وجود اس کے لئے حد ہو جائیگا کیونکہ جہاں تک مخلوق ہوگی خدا تعالےٰ بحالت علیحدگی اس سے خارج ہوگا پس جہاں سے مخلوق کا وجود شروع ہوگا وہیں سے خدا کی حد ہوگی اور ظاہر ہے کہ محدود خدا نہیں ہوسکتا پس معلوم ہوا کہ جو آپ صاحبان نے خدا سمجہا ہے درحقیقت خدا نہیں بلکہ خدا وہی ہے جو بے حد ہے اور مخلوق اُس کے روبرو کوئی چیز نہیں یہی وحدۃ الوجود ہے

(۲) جس وسعت میں اسوقت مخلوق موجود ہے قبل از پیدائش مخلوق یہاں خدا ہی تہا یا کوئی اور چیز۔ اگر کوئی اور چیز تھی تو اس کو ثابت کریں اور اگر خدا ہی تہا تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا مخلوقات کی موجودگی کے وقت فنا ہوگیا ہوگا۔ یا انتقال کرگیا ہوگا۔ یا بدل کر مخلوق ہوگیا ہوگا۔ یہ تینوں شقیں باطل ہیں۔ پس مغز باطل ہوکر بمقابل اللہ تعالےٰ کے موجودیت مخلوق باطل ہوئی اور صرف واحد وجود حقیقی اللہ تعالےٰ کا ثابت ہوا۔

(۳) وجود اور عدم باہم ضدین ہیں۔ اور اجتماع ضدین محال ہے پس اگر عدم کا وجود ہونا ممکن ہو تو وجود کا عدم ہونا بھی ممکن ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ قبل از پیدائش مخلوق معدوم تھی۔ پس جب عدمیت مخلوق وجودیت سے بدل گئی چاہئے کہ وجودیت اللہ تعالےٰ عدمیت سے بدل جاوے اور یہ امر باطل ہے پس واحد وجود ازل ابد میں ایک ثابت ہوا۔

(۴) حکماء نے وجود کی تین طرح پر تقسیم کی ہے واجب الوجود۔ ممکن الوجود ممتنع الوجود۔ ممتنع الوجود وجود ہی نہیں رکھتا۔ ممکن الوجود کا عدم اور وجود برابر ہے۔ اور موافق ضابطہ اذا تعارضا تساقطا ممکن کا وجود ساقط ہوا پس صرف واحد وجود واجب الوجود ثابت ہوا۔

(۵) موجودات میں جو تعدد محسوس ہورہا ہے یہ تعدد حقیقی نہیں۔ اسلئے کہ دو چیزوں میں جب تک امر ثالث نہ ملے تغائر نہیں ہوتا اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات اور نفس سے ملاوٹ نہیں کہاتی پس امر ثالث یا تو وجود ہوگا یا عدم محض اور وجود وجود سے منضم نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح عدم محض بھی وجود سے نہیں چسپاں ہوسکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ پس دو وجودوں میں مابہ الامتیاز انتزاعی و اختراعی امر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ اور اس کا وجود خارج میں موجود نہ ہوگا بلکہ صرف وہم اور اعتبار نے اس کو گھڑا ہوگا۔ جیسے پانچ عدد کی زوجیت اور تغائر وہمی و اعتباری اصلی وحدت کو نہیں توڑ سکتا۔ پس وحدۃ الوجود ثابت ہوا۔

(۶) وجود موجود سے متجاوز نہیں ہوسکتا۔ نہیں تو معدوم کی طرف متجاوز کریگا۔ جس سے اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ اسی طرح موجود وجود پر زیادہ

ہوگا نہیں تو عدم میں جائیگا اور یہ بھی اجتماع نقیضین ہے۔ پس موجود اور وجود میں کسی قسم کا تفارق نہ ہوا۔ یہاں سے کل موجودات کی وحدت ثابت ہوئی۔

(۷) اگر فرضاً دو وجود مانے بھی جائیں یا وہ دونو باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ اور مباین۔ بہرحال ایک دوسرے کے لئے حال ہوگا یا محل اور اللہ تعالیٰ نہ حال ہوسکتا ہے نہ محل پس بمقابل اللہ تعالیٰ کے دوسرا وجود باطل ہوا۔ پس دو وجود باطل ہوکر ایک وجود ثابت ہوا۔ حدیث الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ترجمہ خبردار ہر شے اللہ تعالیٰ کے سوا ہے باطل ہے۔

(۸) العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث۔ ترجمہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے پس عالم حادث ہے۔ عالم کے حدوث کی دلیل حکماء اور متکلمین کے نزدیک یہی ہے اور ظاہر ہے کہ عالم کے کل اجزا متغیر ہیں۔ ورنہ یہ کلیہ غلط ٹھہریگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم ایک عارضی امر ہے اور خارجی وجود نہیں رکھتا۔ پس وجود خارجی محض اللہ تعالیٰ کا وجود ہوا۔ یہی معنے وحدۃ الوجود کے ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ بے ضد اور بے مثل ہے اس لئے کہ یا امر ذات تعالیٰ یا متساوی وجودوں سے پیدا ہوتا ہے اور جو شخص مخلوقات کا وجود حقیقی خیال کرتا ہے بحالت موجودگی مخلوقات یا اللہ تعالیٰ کے وجود کا اس کو مخالف قرار دینا ہوگا (جیسے بعض حکماء اور متکلمین نے کلی مشکک کو اختراع کیا ہے) یا موافق یا بعض امر میں مخالف اور بعض میں موافق بہرحال ہر دو امر میں سے ایک ضرور ماننا پڑیگا۔ اگر مخالفت کا قائل ہوا تو اس نے خداوند عالم کے لئے ضد پیدا کی اور اگر موافق مانا تو مثل اور یہ ہر دو امر باطل ہیں۔ پس جو شخص دو وجودوں کا قائل ہوا اس کا مذہب باطل ہوا۔

(۱۰) جب مخلوقات اللہ تعالیٰ سے علیحدہ قائم بالذات قرار دیجاوے تو اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق بھی اپنے وجود میں مستقل ہوگی۔ اور جب مستقل ہوئی خدا کی اس کو ضرورت نہ ہوگی اور جب بے ضرورت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت سے باہر ہوگی اور یہ امر باطل ہے۔ پس مخلوقات کا اللہ تعالیٰ سے علیحدہ ہونا باطل ہوا۔

(۱۱) مخلوق متغیر ہے جو اللہ تعالیٰ کا علم اس کے ساتھ متعلق ہوگا وہ بھی متغیر ہوگا۔ اور علم صفت قدیم ہے اور قدیم شے تغیرات سے پاک ہوتی ہے یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ علم جو متغیر ہوتا ہے۔ خداوند عالم کی صفت نہ تھی اور خداوند عالم کی جہالت ثابت ہو نعوذ باللہ منہا یہ اعتراض بھی غیریت اور مخلوق کے قائم بالذات ہونے کی صورت پر مبنی ہے اسلئے کہ غیریت کی حالت کا علم حصولی ہوگا اور بحالت عینیت حضوری۔

(۱۲) جب مخلوق خدا سے علیحدہ ہوگی تو خدا اس کا پیدا کرنے والا نہ مانا جائیگا اسلئے کہ ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق خاص ہونا ضروری امر ہے وھو معکم اینما کنتم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے دور سے ہی پیدا کرسکتا ہے یہ غلط۔ کیونکہ قدرت طاقت کا نام ہے۔ جہاں قادر ہوگا وہیں قدرت ہوگی اس لئے کہ قدرت قادر کی صفت ہے اور صفت موصوف سے جدا نہیں ہوسکتی۔ ورنہ پیدا کرنے سے عاری ہوگا۔

(۱۳) اگر مخلوق خدا سے علیحدہ ہو لازم آتا ہے کہ نہ تو مخلوق خدا کی کلام سمجھ سکے اور نہ خدا مخلوق کی کیونکہ غیر جنس کی کلام سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہاں سے تمام آسمانی کتب کا بطلان ثابت ہوا اور یہ غیریت مخلوق اور خالق سے پیدا ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہوں گے اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں جو آیت اللہ تعالیٰ کی توحید کے ثبوت میں ہے میں اسی آیت سے وحدۃ الوجود ثابت کر دونگا۔ اور آج تک اللہ تعالیٰ کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سنا گیا جس نے مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کو علیحدہ کرکے دکھایا ہو۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۸ معہ محصولڈاک

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث۔ اسلام کی فتح قیمت ۱ر

مباحثہ نگینہ یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو بمقام نگینہ ضلع بجنور آریوں اور اہل اسلام کے درمیان سات روز تک ہوتا رہا تھا اس میں اسلام کی ایسی نمایاں فتح ہوئی کہ خود آریوں کے مشہور لیڈر دھرشتانند جی نے اس شکست کو مان لیا۔ قیمت ۸ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلام اور برٹش لا ۔ قوانین انگریزی اور اسلامی کا مقابلہ۔ اسلامی قانون کی فضیلت قیمت ۳ر

انتخاب الاخبار

ایک جاپانی پروفیسر مسٹر ٹس نکاشیما باجازت سفیر جاپان بمقام بمبئی نعمت اسلام سے بہرہ ور ہوا۔ عبدالحمید نام رکھا گیا۔ پروفیسر مذکور کی عمر ۳۴ سال کی ہے۔ وہ عرصہ تک چین میں مدرس رہ چکے ہیں۔ اور اب مذہبی تعلیم کے حصول کی خاطر مکہ معظمہ اور اسلامی دنیا کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

علاقہ گیا کے ایک پنڈت رام چندر نامی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائداد بھی ہیں۔ عمر ۴۵ سال ہے۔

روس سے ایک مقتدر اور متمول تاجر احمد بے حنفیاف نامی کی وفات کی خبر آئی ہے۔ مرحوم نے مسلمانوں کو علوم جدیدہ سے بہرہ ور کرنے کی نہایت کوشش کی اپنی عمر میں اپنے صرف سے سو کے قریب ابتدائی مدارس قائم کیے اور دو ہزار روبل سالانہ کی جائداد سے اورن برگ میں ایک کالج بھی قائم کیا۔

محمد عبدالہادی صاحب ہسوہی اپنے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی التجا کرتے ہیں۔

اپریل ۱۸۹۸ء سے لیکر جبکہ طاعون پہلی دفعہ کلکتہ میں نمودار ہوا تھا۔ آجتک وہاں قریباً پچاس ہزار اشخاص اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

مقام پورنیہ میں بقر عید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا ان میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

کلکتہ میں آجکل ایک عجیب و غریب فوٹو کا چرچا ہو رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بابو بنجیت چندر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل پلیڈر پٹنہ نے اپنی اور اپنے بھائی کی بیوی کا فوٹو اتروایا۔ لیکن جب فوٹوگرافر جس نے فوٹو لیا پلیٹ دھو رہا تھا۔ تو اوس نے اوس میں ایک تیسرا فوٹو بھی اترا ہوا دیکھا۔ بابو صاحب سے شناخت کرانے پر معلوم ہوا کہ یہ انکی سابقہ بیوی کی شکل ہے۔ جسے فوت ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ اسکا لباس بھی بالکل وہی تھا جو وہ زندگی کی حالت میں پہنا کرتی تھی۔ اور تعجب تر یہ تھا کہ باقی دو تصویروں کے خلاف اس تصویر کے عقب کی اشیا کا عکس بھی پلیٹ پر دکھائی دیتا تھا۔ گویا کہ یہ شکل بالکل شفاف تھی۔ یہ فوٹو کلکتہ کے بہت سے فوٹوگرافروں اور سائنس دان عالموں کو دکھایا گیا۔ اور سب نے اوس سے نہایت دلچسپی اور تعجب کا اظہار کیا۔

ولایت کے ایک سائنس دان پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکی بدولت وہ ناگہانی اسباب سے مرے ہوئے اشخاص کو زندہ کر لینے کا دعوے کرتا ہے۔

کالے پانی (حبس دوام بعبور دریائے شور) کی سزا آئندہ صرف عمر قیدیوں کو دیجائیگی۔ وہاں میعادی قیدیوں کے رکھنے کے بارکوں میں بالکل گنجائش نہیں رہی۔ عمر قیدی بھی وہی کالے پانی (جزیرہ انڈیمان) بھیجا جائیگا جس کی عمر ۴۵ سال نہیں بلکہ ۴۰ سال سے زیادہ ہوگی۔

آگرہ میں امیر صاحب کو فوجی ریویو دکھلانے کیلئے۔ **فوج** کے جمع کرنے پر ۲½ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔

سردار محمد ایوب خان جاپان کی سیر کر کے ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ میں بمبئی میں داخل ہو جاوینگے۔

فلپائن میں پارلیمنٹ۔ جزائر فلپائن کی عیسائی رعایا میں اب بالکل امن و امان ہے۔ اسلئے پریزیڈنٹ روسیولٹ نے فلپائن کی پہلی پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیدیا۔ ۳۰ جولائی کو ممبروں کا انتخاب ہوگا۔

علیگڈھ کالج کے تنازعہ کا فیصلہ۔ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل علیگڈھ کالج نے جن مخرج طلباء کو مکرر داخل کالج کر لیا۔ بلکہ مہربانی فرما کر غلام حسین طالب علم بی۔ اے کلاس کا قصور بھی معاف کر دیا اور اس کی فیس بی اے کے امتحان میں شریک ہونیکی بھیجدی۔

امریکہ کی فوج سلطنت متحدہ کے سررشتہ جنگ نے آئندہ سے حبشی رکروٹوں کو فوج میں بھرتی کرنیکی ممانعت اسلئے کر دی ہے کہ فوج میں حبشی رکروٹوں کی مطلوبہ تعداد پوری ہو گئی۔

افسوس مولانا محمد حسن صاحب سرائے منظفر ضلع سارن کے عارضہ طاعون سے انتقال کر گئے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غایب پڑھیں۔

مولانا صاحب جلسہ (بنگال) میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں اسلئے فتوے شایع نہیں ہوئے۔

خداوند کی ماں:- امہات المومنین کا الزامی جواب عیسائی مذہب کا ابطال مفسران اناجیل کے اقوال سے ایک لاثانی گریجوایٹ کے زور قلم کا نتیجہ ہے قیمت مع محصول ۱؍

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانے کا پوڈر، عرق، تیل و صابون وغیرہ۔ کافور کا گلاس۔ پارے کی گولی و گلاس۔ گندھک کا گلاس۔ پالا کافور۔ سنجن۔ منجن۔ انجن۔ ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

عجیب و غریب اپنے آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنے والے کو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اس کے خریدار ہیں جو تمام اشتہاری ادویات سے بدظن ہو گئے ہیں انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فواید سے آگاہ ہو کر دیگر ادویات پر عیش عیش کریں۔

امرت کی دھارا نے

جس قدر نام پایا ہے اس کی مکمل تشریح و تعریف کے واسطے تو ایک علیحدہ کتاب چھپی ہے مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھوں، بچوں، جوانوں و عورتوں کو ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ طریق تو یہ ہے کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد، درد جسم، زکام، کھانسی، نزلہ، ذات الریہ، نمونیا، ذات الجنب، پیٹ درد، پیٹ کا پھولنا، بدہضمی، ہیضہ، درد قولنج، ترش معدہ، ہچکی، حرقت المعدہ، ریح المعدہ، پھوڑا معدہ، اسہال، پیچش، قے، مرگی، درد دانت، داڑھ، مسوڑھوں کا پھولنا، مسوڑھوں کے دانتوں سے خون جانا، دانتوں کو پانی لگنا، جی متلانا، خون کی قے، ورم معدہ، درد کان، کانوں میں کھجلی، ورم گوش، کرم کان، بواسیر، ناک و ناک کی پھنسیاں، بد بو، نزلہ، چھینکیں آنا، درد آنکھ، پھوڑا، پھنسی، زخم، کان بہنا، ران کا لاسنا، پیٹ، داد، حلق بیٹھ جانا، منہ میں چھالے، منہ سوجنا، زہر دار ڈنگ، سوزاک، آتشک، گنٹھیا، ورم، تمام درد اندرونی و بیرونی، گنٹھیا، حرق النساء، شکم باد، چوٹ، طاعون، بائی گولہ، جھریاں، سوزش زنان، بواسیر، تپ و دق، سل، پر سوت زنان، یرقان، کنکھجورا، امراض بچگان، بچہ کا دودھ نہ پینا، قے، اطفال، سرسام، سر کھو ساحس و حرکت جاتے رہنا، لقوہ، فالج، خارش، دنبل، ضیق النفس، ورم زبان، سوج لب، پھٹنی لب، کریز دانت نکلنے، ورم پستان، جلو دھر، درد جگر، ریح جگر، سوء القنیہ، طحال، بھگندر، ورم گردہ، ورم مثانہ، ورم خصیہ، فتق، درد و ورم رحم، درد پشت، پنڈلیوں کا پھولنا، ناسور، آگ سے جلنا، کثرت پسینہ، قبض، دل، بخار، امراض دل، نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے امرت کی دھارا جس جیب میں ہو امراض سے محفوظ ہے۔ امرت کی دھارا جس حکیم کے پاس رہتی ہے اور ادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے بوجھ وار بکس سب ہیچ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک مرتبہ منگوایا ہمیشہ کے لئے اپنا یا رہنا یا۔ امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے جھوٹے اشتہار دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط سے امرت کی دھارا کے ہزاروں سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں دق، طاعون، سل، آتشک، سوزاک وغیرہ جیسی سخت امراض کے واسطے آزمودہ ہو کر ہی کیا ہے وہ دیکھتے ہی بہ تمام بھاگتی ہیں۔ فہرست طلب کریں مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ نمونہ ۸ مگر اشتہار مفت نہیں مل سکتی۔

صاحبو! اکی بہت تعریف کرنے کی تعریف کرنی قلم اس سے لکھا ہوں سچ ہے امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قلم ہمیں میرے اس لکھنے کو بخت اس کا لزمت خیال ہم ہیں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے اور ایسا اوصاف ظاہر ہے آپ پر مفید ثابت ہوئی ہے ان میں ننھے اوصاف ظاہر محفوظ رکھ سکتی ہے + آمین!

المشتہر ۳۳۵ جناب مولوی ... صاحب مدرس ... ضلع ... BANDRA

ٹھاکر دت شرما موجد و مالک امرت کی دھارا و ایڈیٹر اخبار و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

حسب الارشاد ابوالوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de